کیوں عیدِ قربان؟

حضرت یسوعؐ (عیسیٰ) المسیح نے فرمایا:

”یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک زیر یا ایک زبر توراۃ سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔“
(انجیلِ مقدس متی 5:17-18)

☆ urdugeoversion.com
☆ free app: urdugeoversion

Open Book Ministries
obm@generalmail.com
www.openbookministries.org

کیوں عیدِ قربان؟

حضرت یسوعؐ (عیسیٰ) المسیح نے فرمایا:

”یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک زیر یا ایک زبر توراۃ سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔“
(انجیلِ مقدس متی 5:17-18)

☆ urdugeoversion.com
☆ free app: urdugeoversion

Open Book Ministries
obm@generalmail.com
www.openbookministries.org

تعارُف

یہ حضرت ابراہیم کا وہ مشہور واقعہ ہے جب خدا نے اُن سے اُن کے بیٹے کی قربانی مانگی۔ یہ واقعہ چار ہزار سال پہلے ہوا اور اب تک پوری دنیا میں منایا جاتا ہے۔ اس عجیب واقعہ کے کیا معنی ہیں؟

ہم اِس قربانی کے بارے میں بہت مختلف بیانات سنتے ہیں۔ کونسا درست ہے؟ یہ کتابچہ اصلی بیان کے مطابق لکھا گیا ہے جو حضرت موسیٰ نے توراۃ میں درج کیا۔ اِس میں خاص باتیں ہیں جو کسی اور کتاب میں نہیں لکھی گئیں اور سمجھنے کیلئے روشنی دیتی ہیں۔ آپ کو یہ واقعہ کلامِ مقدس میں ملے گا جو حصہ پیدائش باب 22 میں ہے۔ یہ قربانی موریا کے علاقے میں ایک پہاڑ پر ہوئی جو آج مشہور شہر یروشلیم بن گیا ہے۔ یہ سب کچھ ایک عجیب آزمائش سے شروع ہوا:

حضرت ابراہیم کی قربانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ

☆ قربانی نہ صرف حکم بجا لانا ہے بلکہ گناہوں کی معافی کیلئے ہے۔

☆ جانور کی قربانی نامکمل ہے اور مکمل قربانی کا عکس ہے۔

☆ خدا تعالیٰ مکمل قربانی اُسی پہاڑ پر مہیا کرے گا۔

دو ہزار سال بعد خدا نے یہ نبوت پوری کی۔ بہت سے لوگ جو کلامِ مقدس اور تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں قائل ہو گئے ہیں کہ حضرت یسوع کی موت نے حضرت ابراہیم کی نبوت کو پورا کیا۔ اُن کی قربانی عیدِ قربان کی تکمیل ہے۔ لوگ آج کل نئی عیدِ قربان مناتے ہیں یعنی حضرت یسوع (عیسیٰ) المسیح کی موت اور دوبارہ زندہ ہونا۔ وہ معافی، رسائی اور اطمینان کیلئے خدا تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ توبہ کرنے اور کامل قربانی پر ایمان رکھنے سے قربتِ خدا تعالیٰ ممکن ہے!

تعارُف

یہ حضرت ابراہیم کا وہ مشہور واقعہ ہے جب خدا نے اُن سے اُن کے بیٹے کی قربانی مانگی۔ یہ واقعہ چار ہزار سال پہلے ہوا اور اب تک پوری دنیا میں منایا جاتا ہے۔ اس عجیب واقعہ کے کیا معنی ہیں؟

ہم اِس قربانی کے بارے میں بہت مختلف بیانات سنتے ہیں۔ کونسا درست ہے؟ یہ کتابچہ اصلی بیان کے مطابق لکھا گیا ہے جو حضرت موسیٰ نے توراۃ میں درج کیا۔ اِس میں خاص باتیں ہیں جو کسی اور کتاب میں نہیں لکھی گئیں اور سمجھنے کیلئے روشنی دیتی ہیں۔ آپ کو یہ واقعہ کلامِ مقدس میں ملے گا جو حصہ پیدائش باب 22 میں ہے۔ یہ قربانی موریا کے علاقے میں ایک پہاڑ پر ہوئی جو آج مشہور شہر یروشلیم بن گیا ہے۔ یہ سب کچھ ایک عجیب آزمائش سے شروع ہوا:

حضرت ابراہیم کی قربانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ

☆ قربانی نہ صرف حکم بجا لانا ہے بلکہ گناہوں کی معافی کیلئے ہے۔

☆ جانور کی قربانی نامکمل ہے اور مکمل قربانی کا عکس ہے۔

☆ خدا تعالیٰ مکمل قربانی اُسی پہاڑ پر مہیا کرے گا۔

دو ہزار سال بعد خدا نے یہ نبوت پوری کی۔ بہت سے لوگ جو کلامِ مقدس اور تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں قائل ہو گئے ہیں کہ حضرت یسوع کی موت نے حضرت ابراہیم کی نبوت کو پورا کیا۔ اُن کی قربانی عیدِ قربان کی تکمیل ہے۔ لوگ آج کل نئی عیدِ قربان مناتے ہیں یعنی حضرت یسوع (عیسیٰ) المسیح کی موت اور دوبارہ زندہ ہونا۔ وہ معافی، رسائی اور اطمینان کیلئے خدا تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ توبہ کرنے اور کامل قربانی پر ایمان رکھنے سے قربتِ خدا تعالیٰ ممکن ہے!

13

خدا نے اپنے دوست سے ہمکلام ہو کر کہا ''اَے ابراہیم!''

آواز پہچان کر حضرت ابراہیم نے کہا ''میں حاضر ہوں''۔

خدا کے اگلے الفاظ اُن کے دل میں تلوار کی طرح لگے۔'' تو اپنے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں لے جا اور وہاں جس پہاڑ پر میں تجھے بتاوں گا اُس پر اُسے قربان کر۔''

حضرت ابراہیم نے سوچا ہوگا ''کیوں دس ہزار بھیڑیں نہیں یا میری اپنی جان؟ میں خوشی سے دوں گا۔'' مگر خدا نے صاف صاف حکم کیا تھا۔ کیوں مطالبہ اتنا سخت تھا؟ وہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُس نے انہیں زندہ رہنے کیلئے بنایا ہے۔ وہ قتل اور انسانی قربانی سے نفرت رکھتا ہے! خدا کیوں اُن کو خاص جگہ کو بھیج رہا تھا؟

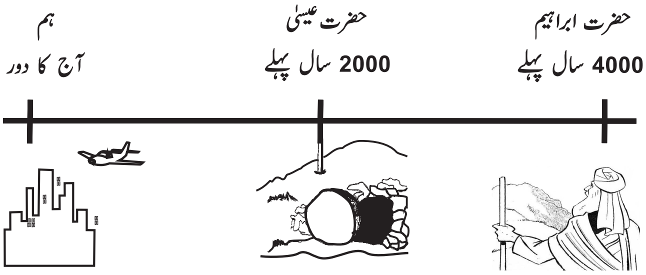

حضرت ابراہیم سے دو ہزار سال کے بعد حضرت یسوع (عیسیٰ) المسیح اُسی جگہ پر مرے۔ حضرت یسوع المسیح کی موت سے پہلے حضرت یحیٰی نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا: ''دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔'' اپنی موت سے پہلے حضرت یسوع المسیح نے خود بتایا کہ وہ اِس لئے دُنیا میں آئے کہ برّہ کے طور پر اپنی جان لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں قربان کریں۔ انہوں نے پیشین گوئی کی کہ کونسی جگہ پر مریں گے، اور تیسرے دن وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ وہ جانتے تھے کہ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے اِنہیں آسمان سے بھیجا تھا۔ خدا تعالیٰ سارے لوگوں کے گناہ اُن پر ڈالے گا۔

جیسا حضرت عیسیٰ نے نبوت کی ویسا ہی ہوا۔ وہ واقعی مرے، اپنی ماں، اپنے دوست، دشمن اور سپاہیوں کے سامنے۔ اُن کے دوستوں نے اُن کی لاشِ مبارکہ کو دفنایا۔ اپنے کہنے کے مطابق تیسرے دن بڑی قوت سے وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے یہ واحد کامل قربانی قبول کر لی۔

خدا نے اپنے دوست سے ہمکلام ہو کر کہا ''اَے ابراہیم!''

آواز پہچان کر حضرت ابراہیم نے کہا ''میں حاضر ہوں''۔

خدا کے اگلے الفاظ اُن کے دل میں تلوار کی طرح لگے۔'' تو اپنے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں لے جا اور وہاں جس پہاڑ پر میں تجھے بتاوں گا اُس پر اُسے قربان کر۔''

حضرت ابراہیم نے سوچا ہوگا ''کیوں دس ہزار بھیڑیں نہیں یا میری اپنی جان؟ میں خوشی سے دوں گا۔'' مگر خدا نے صاف صاف حکم کیا تھا۔ کیوں مطالبہ اتنا سخت تھا؟ وہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُس نے انہیں زندہ رہنے کیلئے بنایا ہے۔ وہ قتل اور انسانی قربانی سے نفرت رکھتا ہے! خدا کیوں اُن کو خاص جگہ کو بھیج رہا تھا؟

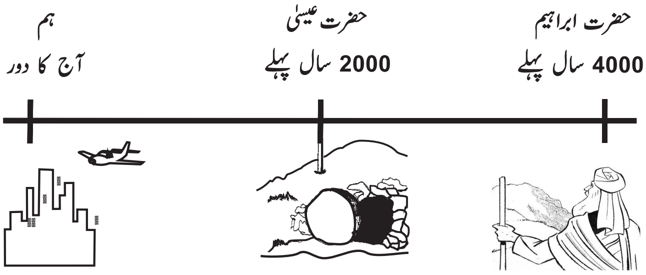

حضرت ابراہیم سے دو ہزار سال کے بعد حضرت یسوع (عیسیٰ) المسیح اُسی جگہ پر مرے۔ حضرت یسوع المسیح کی موت سے پہلے حضرت یحیٰی نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا: ''دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔'' اپنی موت سے پہلے حضرت یسوع المسیح نے خود بتایا کہ وہ اِس لئے دُنیا میں آئے کہ برّہ کے طور پر اپنی جان لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں قربان کریں۔ انہوں نے پیشین گوئی کی کہ کونسی جگہ پر مریں گے، اور تیسرے دن وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ وہ جانتے تھے کہ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے اِنہیں آسمان سے بھیجا تھا۔ خدا تعالیٰ سارے لوگوں کے گناہ اُن پر ڈالے گا۔

جیسا حضرت عیسیٰ نے نبوت کی ویسا ہی ہوا۔ وہ واقعی مرے، اپنی ماں، اپنے دوست، دشمن اور سپاہیوں کے سامنے۔ اُن کے دوستوں نے اُن کی لاشِ مبارکہ کو دفنایا۔ اپنے کہنے کے مطابق تیسرے دن بڑی قوت سے وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے یہ واحد کامل قربانی قبول کر لی۔

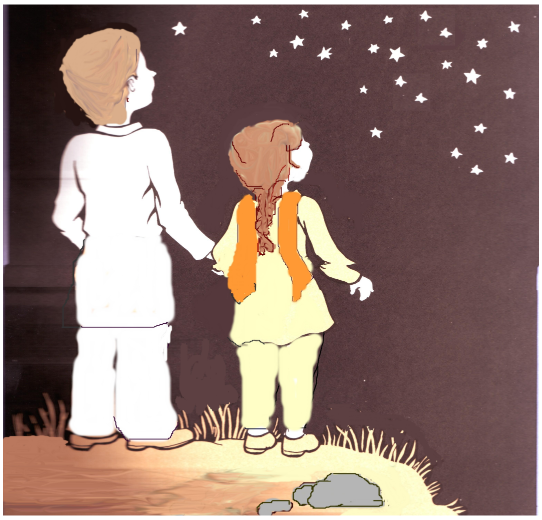

گنہگار انسان کو کس طرح پاک خدا کی قربت مل سکتی ہے؟ نیک اعمال اور مذہبی فرائض ہمارے گناہ اور قصور نہیں مٹا سکتے ہیں۔ جانور کی قربانی سے بھی ہمیں خدا کی قربت نہیں مل سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو پتا ہے کہ اُس کی قربت حاصل کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اُس نے ہماری مدد کی لیکن یہ ہماری سمجھ سے باہر تھی۔ آسمان سے اُس نے حضرت عیسیٰ المسیح کو بھیجا تاکہ وہ ہمارے لئے وہ کام کریں جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ حضرت عیسیٰ ”کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔“ حضرت عیسیٰ ”مر گئے تاکہ ہمیں خدا تک پہنچائیں۔“ انہوں نے ہمارے گناہ کی سزا برداشت کی تاکہ ہمیں معافی ملے۔ اب کامل قربانی سے خدا کی قربت اور رسائی ممکن ہے۔

حضرت ابراہیم ایک خاص آدمی تھے۔ وہ خدا کے دوست، خلیل اللہ، کہلاتے تھے۔ خدا نے اُن سے اور اُن کی بیوی بی بی سارہ سے ایک بیٹے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے بہت سال انتظار کیا۔ آخرکار جب حضرت ابراہیم 100 سال اور بی بی سارہ 90 سال کی تھیں یہ معجزانہ پیدائش ہوئی اور اُن کا بیٹا پیدا ہوا! خدا نے اس بیٹے میں سے بہت زیادہ نسلوں کا وعدہ کیا تھا۔ لڑکا بڑھا اور نوجوان ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے حضرت ابراہیم کو آزمایا: اُن کو کس سے زیادہ محبت تھی، اپنے بیٹے سے یا اپنے خدا سے؟

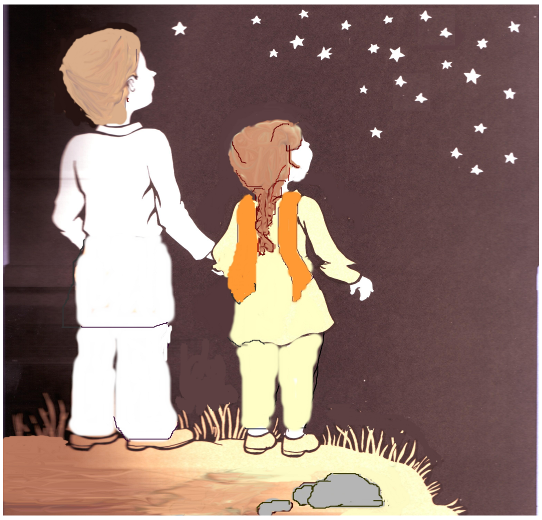

گنہگار انسان کو کس طرح پاک خدا کی قربت مل سکتی ہے؟ نیک اعمال اور مذہبی فرائض ہمارے گناہ اور قصور نہیں مٹا سکتے ہیں۔ جانور کی قربانی سے بھی ہمیں خدا کی قربت نہیں مل سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو پتا ہے کہ اُس کی قربت حاصل کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اُس نے ہماری مدد کی لیکن یہ ہماری سمجھ سے باہر تھی۔ آسمان سے اُس نے حضرت عیسیٰ المسیح کو بھیجا تاکہ وہ ہمارے لئے وہ کام کریں جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ حضرت عیسیٰ ”کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔“ حضرت عیسیٰ ”مر گئے تاکہ ہمیں خدا تک پہنچائیں۔“ انہوں نے ہمارے گناہ کی سزا برداشت کی تاکہ ہمیں معافی ملے۔ اب کامل قربانی سے خدا کی قربت اور رسائی ممکن ہے۔

حضرت ابراہیم ایک خاص آدمی تھے۔ وہ خدا کے دوست، خلیل اللہ، کہلاتے تھے۔ خدا نے اُن سے اور اُن کی بیوی بی بی سارہ سے ایک بیٹے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے بہت سال انتظار کیا۔ آخرکار جب حضرت ابراہیم 100 سال اور بی بی سارہ 90 سال کی تھیں یہ معجزانہ پیدائش ہوئی اور اُن کا بیٹا پیدا ہوا! خدا نے اس بیٹے میں سے بہت زیادہ نسلوں کا وعدہ کیا تھا۔ لڑکا بڑھا اور نوجوان ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے حضرت ابراہیم کو آزمایا: اُن کو کس سے زیادہ محبت تھی، اپنے بیٹے سے یا اپنے خدا سے؟

حضرت ابراہیم نے خدا کے ساتھ بحث نہ کی۔ وہ صبح سویرے اٹھے۔ انہوں نے لکڑیاں کاٹیں اور گدھے پر زین کسی۔ اپنے جوان بیٹے اور دو نوکروں کو ساتھ لے کر وہ روانہ ہوئے۔ بیٹا بڑی خوشی سے گھر سے نکلا۔ اُسے اپنی جان کے خطرہ کا اندازہ نہیں تھا۔ وہ اپنے والد صاحب کے ساتھ وقت گزارنے کو چلا تھا۔ لیکن خدا کی عدالت اُس پر ٹھہر گئی تھی۔ وہ نہیں جانتا کہ خدا نے اس پر موت کا حکم کیا تھا۔ وہ لڑکا ایسے تھا جیسے آج کے لوگ ہیں جو خدا کی عدالت میں سزاوار ہیں کہ ہلاک ہوں گے اور اِس لاشعوری میں خوش رہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی تعریف ہو! لڑکا بچ گیا! پھر بھی قربانی پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں اٹھائیں۔ جھاڑیوں میں ایک دُنبہ اپنے سینگوں سے اٹکا ہوا تھا! انتہائی خوشی سے باپ نے بیٹے کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابراہیم دنبہ کے پاس گئے اور اُس کو پکڑ لیا۔ اُنہوں نے اُسے باندھ کر بیٹے کے عوض قربان گاہ پر رکھا۔ تیز چُھری سے دنبہ ذبح ہو گیا۔ بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر لڑکے نے سوچا ہوگا ”یہی حال میرا ہوتا! میں بہت خوش ہوں کہ وہ میری جگہ قربان ہو گیا!“ اور معصوم دنبہ خاموشی سے مر گیا۔

حضرت ابراہیم نے خدا کے ساتھ بحث نہ کی۔ وہ صبح سویرے اٹھے۔ انہوں نے لکڑیاں کاٹیں اور گدھے پر زین کسی۔ اپنے جوان بیٹے اور دو نوکروں کو ساتھ لے کر وہ روانہ ہوئے۔ بیٹا بڑی خوشی سے گھر سے نکلا۔ اُسے اپنی جان کے خطرہ کا اندازہ نہیں تھا۔ وہ اپنے والد صاحب کے ساتھ وقت گزارنے کو چلا تھا۔ لیکن خدا کی عدالت اُس پر ٹھہر گئی تھی۔ وہ نہیں جانتا کہ خدا نے اس پر موت کا حکم کیا تھا۔ وہ لڑکا ایسے تھا جیسے آج کے لوگ ہیں جو خدا کی عدالت میں سزاوار ہیں کہ ہلاک ہوں گے اور اِس لاشعوری میں خوش رہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی تعریف ہو! لڑکا بچ گیا! پھر بھی قربانی پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں اٹھائیں۔ جھاڑیوں میں ایک دُنبہ اپنے سینگوں سے اٹکا ہوا تھا! انتہائی خوشی سے باپ نے بیٹے کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابراہیم دنبہ کے پاس گئے اور اُس کو پکڑ لیا۔ اُنہوں نے اُسے باندھ کر بیٹے کے عوض قربان گاہ پر رکھا۔ تیز چُھری سے دنبہ ذبح ہو گیا۔ بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر لڑکے نے سوچا ہوگا ”یہی حال میرا ہوتا! میں بہت خوش ہوں کہ وہ میری جگہ قربان ہو گیا!“ اور معصوم دنبہ خاموشی سے مر گیا۔

خدا نے حضرت ابراہیم کو تفصیل سے حکم دیا لیکن اُس نے اُنہیں یہ نہ بتایا کہ کیوں۔ پھر بھی جو کام خدا کرتا ہے اُس کی وجہ ہوتی ہے۔ یاد رکھیں کہ حضرت ابراہیم خاص نبی تھے۔ وہ اور اُن کا بیٹا بہت اہم نبوت کا کردار ادا کرنے کو تھے۔ یہ حیران کن واقعہ ہر جگہ کے تمام لوگوں کیلئے ہوگا۔ اِس قربانی کی مثال سے خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا کہ انسان کو بچانے کیلئے وہ مستقبل میں کیا کرے گا۔

تاہم حضرت ابراہیم کو موریاہ کے پہاڑ پر جانا تھا، ایک قربان گاہ بنانی اور اس پر لکڑیاں رکھنی تھیں، پھر اپنے بیٹے کو باندھ کر، ذبح کرنا اور آگ میں جلا دینا تھا۔

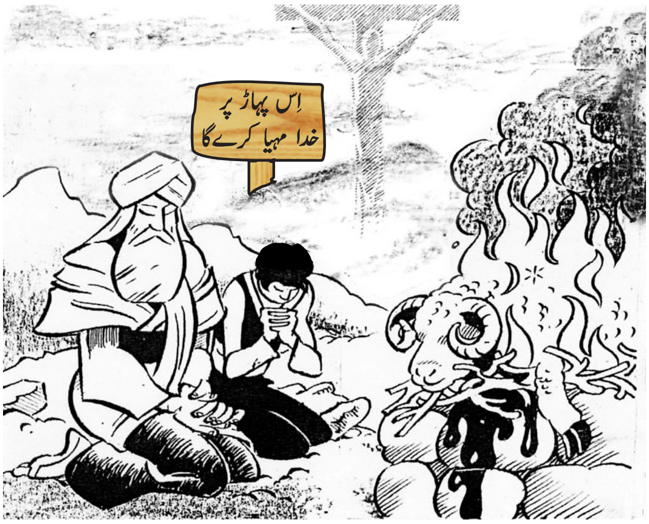

حضرت ابراہیم مُشکل امتحان میں کامیاب ہوئے۔ لیکن اِس واقعہ کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ سمجھنے کیلئے ہمیں حضرت ابراہیم کے اگلے الفاظ سُننے ہیں۔ اُسی جگہ کے مستقبل کے بارے میں انہوں نے نبوت کر کے نیا نام رکھا ''خدا مہیا کرے گا'' حلانکہ خدا نے مہیا کیا۔ خدا تعالیٰ اپنے نبی ابراہیم کے وسیلہ سے خاص وعدہ ظاہر کر رہا تھا۔ وہ بعد میں اُسی جگہ پر کامل قربانی مہیا کرے گا۔ ''خدا آپ ہی اپنے واسطے قربانی کیلئے برّہ مہیا کرے گا۔'' لوگوں نے نبوت سن کر کہاوت بنائی ''خداوند کے پہاڑ پر مُہیا کیا جائے گا''۔

بہت صدیوں کے بعد خدا تعالیٰ نے وہاں کامل قربانی مہیا کی۔ وہ بھی ایک عجیب واقعہ تھا جو بہت مشہور ہو گیا۔

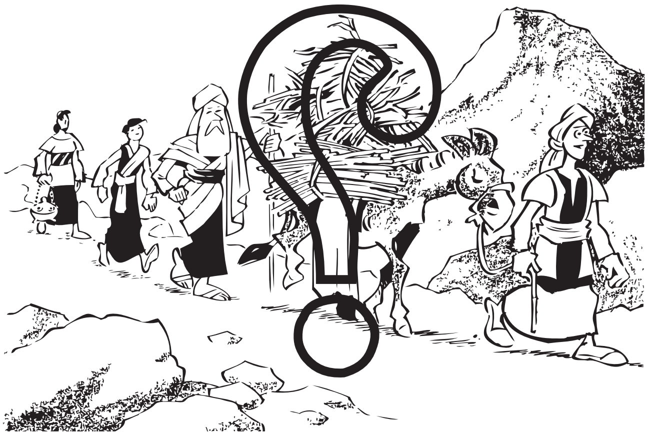

خدا نے حضرت ابراہیم کو تفصیل سے حکم دیا لیکن اُس نے اُنہیں یہ نہ بتایا کہ کیوں۔ پھر بھی جو کام خدا کرتا ہے اُس کی وجہ ہوتی ہے۔ یاد رکھیں کہ حضرت ابراہیم خاص نبی تھے۔ وہ اور اُن کا بیٹا بہت اہم نبوت کا کردار ادا کرنے کو تھے۔ یہ حیران کن واقعہ ہر جگہ کے تمام لوگوں کیلئے ہوگا۔ اِس قربانی کی مثال سے خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا کہ انسان کو بچانے کیلئے وہ مستقبل میں کیا کرے گا۔

تاہم حضرت ابراہیم کو موریاہ کے پہاڑ پر جانا تھا، ایک قربان گاہ بنانی اور اس پر لکڑیاں رکھنی تھیں، پھر اپنے بیٹے کو باندھ کر، ذبح کرنا اور آگ میں جلا دینا تھا۔

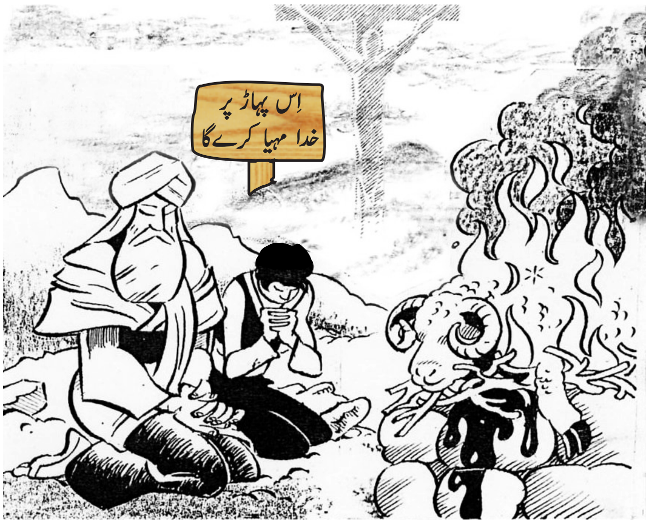

حضرت ابراہیم مُشکل امتحان میں کامیاب ہوئے۔ لیکن اِس واقعہ کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ سمجھنے کیلئے ہمیں حضرت ابراہیم کے اگلے الفاظ سُننے ہیں۔ اُسی جگہ کے مستقبل کے بارے میں انہوں نے نبوت کر کے نیا نام رکھا ''خدا مہیا کرے گا'' حلانکہ خدا نے مہیا کیا۔ خدا تعالیٰ اپنے نبی ابراہیم کے وسیلہ سے خاص وعدہ ظاہر کر رہا تھا۔ وہ بعد میں اُسی جگہ پر کامل قربانی مہیا کرے گا۔ ''خدا آپ ہی اپنے واسطے قربانی کیلئے برّہ مہیا کرے گا۔'' لوگوں نے نبوت سن کر کہاوت بنائی ''خداوند کے پہاڑ پر مُہیا کیا جائے گا''۔

بہت صدیوں کے بعد خدا تعالیٰ نے وہاں کامل قربانی مہیا کی۔ وہ بھی ایک عجیب واقعہ تھا جو بہت مشہور ہو گیا۔

خون بہائے بغیر (یعنی قربانی) معافی نہیں ہوتی

مزید پڑھنے سے پہلے ہم قربانی کے علم پر غور کریں۔ قربانی کا اصل مطلب گناہگار انسان کی پاک خدا تعالیٰ سے قُربت حاصل کرنا ہے۔ جو چیز جدائی پیدا کرتی ہے وہ اِنسان کے اپنے گناہ ہیں۔ خدا کی قربت حاصل کرنے کیلئے دل سے سارے گناہ معاف ہونا لازمی ہیں۔

حضرت ابراہیم جانتے تھے کہ گناہ کی معافی کیلئے خدا خون چاہتا ہے۔ گناہ کی سزا موت ہے لیکن ایک جانور کسی شخص کی جگہ مرتا ہے۔ جب سے انسان نے گناہ کیا، خدا تعالیٰ نے قربانی کا حکم فرمایا۔ پہلے انبیاء اکرام یہ جانتے اور قربانی کرتے تھے۔ توراۃ، زبور، صحایفِ انبیاء اور انجیلِ مقدس سب متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ کبھی بھی نیک اعمال سے گناہ معاف نہیں کرتا۔ اُس کا پائیدار اصول ہے کہ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں ہوتی“۔

قربانی نہ صرف حکم بجا لانا ہے بلکہ معافی حاصل کرنے کا مقرر راستہ ہے۔

حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کے سوال کا جواب دیا ”خدا آپ ہی اپنے واسطے قربانی کیلئے برّہ (دنبہ) مہیا کرے گا۔“

وہ قدم بقدم اُس جگہ پر پہنچے جس کا خدا نے حکم کیا۔ حضرت ابراہیم نے بہت سی قربان گاہیں بنائی تھیں مگر کبھی بھی اتنے رنج کے ساتھ نہیں۔ ہاں، پیارے بیٹے کو قربان ہونا تھا۔ جوان بیٹا اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ ٹھہر گیا۔ حضرت ابراہیم کا خدا اُس کا بھی خدا تھا۔ وہ دونوں محبت اور فرمانبرداری میں بندھے تھے۔ حضرت ابراہیم کے وہ مضبوط ہاتھ جو اکثر اپنے بیٹے کی ڈھال تھے اب اُسے باندھ کر قربان گاہ پر لٹاتے تھے۔

خون بہائے بغیر (یعنی قربانی) معافی نہیں ہوتی

مزید پڑھنے سے پہلے ہم قربانی کے علم پر غور کریں۔ قربانی کا اصل مطلب گناہگار انسان کی پاک خدا تعالیٰ سے قُربت حاصل کرنا ہے۔ جو چیز جدائی پیدا کرتی ہے وہ اِنسان کے اپنے گناہ ہیں۔ خدا کی قربت حاصل کرنے کیلئے دل سے سارے گناہ معاف ہونا لازمی ہیں۔

حضرت ابراہیم جانتے تھے کہ گناہ کی معافی کیلئے خدا خون چاہتا ہے۔ گناہ کی سزا موت ہے لیکن ایک جانور کسی شخص کی جگہ مرتا ہے۔ جب سے انسان نے گناہ کیا، خدا تعالیٰ نے قربانی کا حکم فرمایا۔ پہلے انبیاء اکرام یہ جانتے اور قربانی کرتے تھے۔ توراۃ، زبور، صحایفِ انبیاء اور انجیلِ مقدس سب متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ کبھی بھی نیک اعمال سے گناہ معاف نہیں کرتا۔ اُس کا پائیدار اصول ہے کہ ”خون بہائے بغیر معافی نہیں ہوتی“۔

قربانی نہ صرف حکم بجا لانا ہے بلکہ معافی حاصل کرنے کا مقرر راستہ ہے۔

6

حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کے سوال کا جواب دیا ”خدا آپ ہی اپنے واسطے قربانی کیلئے برّہ (دنبہ) مہیا کرے گا۔“

وہ قدم بقدم اُس جگہ پر پہنچے جس کا خدا نے حکم کیا۔ حضرت ابراہیم نے بہت سی قربان گاہیں بنائی تھیں مگر کبھی بھی اتنے رنج کے ساتھ نہیں۔ ہاں، پیارے بیٹے کو قربان ہونا تھا۔ جوان بیٹا اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ ٹھہر گیا۔ حضرت ابراہیم کا خدا اُس کا بھی خدا تھا۔ وہ دونوں محبت اور فرمانبرداری میں بندھے تھے۔ حضرت ابراہیم کے وہ مضبوط ہاتھ جو اکثر اپنے بیٹے کی ڈھال تھے اب اُسے باندھ کر قربان گاہ پر لٹاتے تھے۔

7

آنکھیں جُھکا کر حضرت ابراہیم اُن 80 کلومیٹر کا سفر کرنے لگے۔ تیسرے روز انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں۔ آگے موریاہ میں اُس جگہ کو دور سے دیکھا۔ انہوں نے دونوں نوکروں سے کہا ''یہاں ٹھہرو۔ میں اور میرا بیٹا پہاڑ پر عبادت کریں گے اور واپس آ جائیں گے۔'' اُس وقت بھی حضرت ابراہیم کا ایمان تھا کہ وہ دونوں واپس آئیں گے۔

پھر باپ نے قربانی کی لکڑیاں اپنے بیٹے پر رکھیں اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی۔ چلتے چلتے بیٹے نے کہا ''اے باپ؟''

حضرت ابراہیم نے جواب دیا ''اے میرے بیٹے، میں یہاں ہوں۔''

بیٹے نے کہا ''دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر قربانی کیلئے جانور کہاں ہے؟''

پکے اِرادے کے ساتھ حضرت ابراہیم نے چُھری اُٹھائی۔ خاندان کا لاڈلہ، وعدے کا وارث، اپنے ہی باپ کے ہاتھ سے مرنے کیلئے تیار تھا۔ خوفزدہ ہو کر جوان لڑکا خاموشی سے انتظار کر رہا تھا۔

اُسی لمحے خداوند کے فرشتے کی آواز فضا کو کاٹتی ہوئی آئی ''اے ابراہیم، اے ابراہیم!''

حضرت ابراہیم نے جواب میں کہا ''میں حاضر ہوں۔''

فرشتے نے کہا '' تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا، اور نہ اُسے کچھ کر۔ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے، اس لئے کہ تو نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھ پر قربان کرنے سے انکار نہ کیا۔''

آنکھیں جُھکا کر حضرت ابراہیم اُن 80 کلومیٹر کا سفر کرنے لگے۔ تیسرے روز انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں۔ آگے موریاہ میں اُس جگہ کو دور سے دیکھا۔ انہوں نے دونوں نوکروں سے کہا ''یہاں ٹھہرو۔ میں اور میرا بیٹا پہاڑ پر عبادت کریں گے اور واپس آ جائیں گے۔'' اُس وقت بھی حضرت ابراہیم کا ایمان تھا کہ وہ دونوں واپس آئیں گے۔

پھر باپ نے قربانی کی لکڑیاں اپنے بیٹے پر رکھیں اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی۔ چلتے چلتے بیٹے نے کہا ''اے باپ؟''

حضرت ابراہیم نے جواب دیا ''اے میرے بیٹے، میں یہاں ہوں۔''

بیٹے نے کہا ''دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر قربانی کیلئے جانور کہاں ہے؟''

پکے اِرادے کے ساتھ حضرت ابراہیم نے چُھری اُٹھائی۔ خاندان کا لاڈلہ، وعدے کا وارث، اپنے ہی باپ کے ہاتھ سے مرنے کیلئے تیار تھا۔ خوفزدہ ہو کر جوان لڑکا خاموشی سے انتظار کر رہا تھا۔

اُسی لمحے خداوند کے فرشتے کی آواز فضا کو کاٹتی ہوئی آئی ''اے ابراہیم، اے ابراہیم!''

حضرت ابراہیم نے جواب میں کہا ''میں حاضر ہوں۔''

فرشتے نے کہا '' تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا، اور نہ اُسے کچھ کر۔ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے، اس لئے کہ تو نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھ پر قربان کرنے سے انکار نہ کیا۔''